للشيخ الصدوق

رحمة الله عليه

باب الإعتقاد في عدد الأنبياء والأوصياء :

قال الشيخ ــ رحمة الله عليه ــ : اعتقادنا في عددهم أنّهم مائة ألف نبي وأربعة وعشرون ألف نبي ، ومائة ألف وصي وأربعة وعشرون ألف وصي [١] ، لكل نبي منهم وصي أوصى إليه بأمر الله تعالى.

ونعتقد فيهم أنّهم جاءوا بالحق من عند الحق ، وأنّ [٢] قولهم قول الله تعالى ، وأمرهم أمر الله تعالى ، وطاعتهم طاعة الله تعالى ، ومعصيتهم معصية الله تعالى.

وأنّهم 7 لم ينطقوا إلا عن الله تعالى وعن وحيه.

وأنّ سادة الأنبياء خمسة الذين عليهم دارت الرحى [٣] وهم أصحاب الشرايع ، وهم أولو العزم : نوح ، إبراهيم ، وموسى ، وعيسى ، ومحمد صلوت الله عليهم أجمعين.

وأنّ محمداً سيدهم وأفضلهم ، وأنّه [٤] جاء بالحق وصدق المرسلين. وأنّ الذين كذبوا لذائقوا العذاب الأليم [٥] ، وأنّ الذين (**آمنوا به وعزَّروه ونصروه**

---

(١)

(٢) في م ، ق : فإن.

(٣) في م : دار الوحي. وراجع الكافي ١ : ١٣٣ باب طبقات الأنبياء والرسل ح ٣.

(٤) أثبتناها من م ، ج.

(٥) إشارة إلى الآيتين ٣٧ ، ٣٨ من سورة الصافّات.

واتَّبعوا النُّور الذي أنزل معه أولئك هم المفلحون) [(١)] الفائزون.

ويجب أن نعتقد أنّ الله تعالى لم يخلق خلقاً أفضل من محمد والأئمّة ، وأنّهم أحـــبّ الخلق إلى الله ، وأكرمهم عليه [(٢)] ، وأولهم إقراراً به لما أخذ الله ميثاق النبيين (**وأشهدهم على أنفسهم ألست بربّكم قالوا بلى**) [(٣)].

وأنّ الله تعالى بعث نبيه محمداً 6 إلى الأنبياء في الذرّ.

وأنّ الله تعالى أعطى ما أعطى كل نبي على قدر معرفته نبيّنا ، وسبقه إلى الاقـــرار به.

وأنّ [(٤)] الله تعالى خلق جميع ما خلق له ولأهل بيته [(٥)] : وأنّه لولاهم لما خلـــق الله السماء والأرض ، ولا الجنّة ولا النار ، ولا آدم ولا حواء ، ولا الملائكة ولا شيئاً ممّـــا خلق [(٦)] ، صلوات الله عليهم أجمعين.

واعتقادنا أنّ حجج الله تعالى على خلقه بعد نبيه محمد 6 الأئمّة الاثنا عشر : أولهم أمير المؤمنين علي بن أبي طالب ، ثمّ الحسن ، ثمّ الحسين ، ثمّ علي بن الحـــسين ، ثمّ محمد بن علي ، ثمّ جعفر بن محمد ، ثمّ موسى بن جعفر ، ثمّ علي بن موسى ، ثمّ محمد بن علي ، ثمّ علي بن محمد ، ثمّ الحسن بن علي ، ثمّ محمد بن الحسن الحجة القائم صـــاحب الزمان خليفة الله في أرضه ، صلوات الله عليهم

---

(١) الأعراف ٧ : ١٥٧.

(٢) ليست في م ، ج.

(٣) الأعراف ٧ : ١٧٢.

(٤) في م : فإن ، وفي ر : ونعتقد أنّ.

(٥) في س : نبيّه.

(٦) العبارة في م : ولا الملائكة ولا الأشياء.

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

اسلامی تحقیقاتی واشاعتی ادارہ
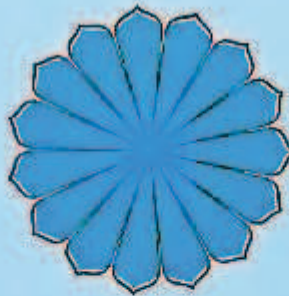
اعتقادات

از

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ

الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

البلاغ المبین

اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

حفاظت کرتا ہے۔ ہم نے جن ہستیوں (انبیاء و ائمہ علیہم السلام) کو ملائکہ پر فضیلت دی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو ملائکہ اور دیگر مخلوقات خداوندی سے بڑھ کر فضائل و کمالات حاصل ہیں۔ و اللّٰہ اعلمُ۔

انبیاء اور اوصیاء کی تعداد کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: انبیا اور ان کے اوصیاء کی تعداد کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور اتنے ہی ان کے وصی ہیں۔ ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا تھا، جسے نبی بحکم الٰہی اپنا وصی قرار دیتا تھا۔

ہم ان کے بارے میں یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کے ساتھ خدائے برحق کی جانب سے تشریف لائے۔ ان کا قول خدا کا قول اور ان کا حکم خدا کا حکم ہے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام نے سوائے خدا کی وحی اور اس کے حکم کے کبھی کوئی حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔

اس تمام گروہ انبیا میں سے پانچ ایسے نبی ہیں جو سب انبیاء کے سردار ہیں، جن پر وحی کا دارومدار ہے اور وہ اولوالعزم پیغمبر اور صاحب شریعت رسول ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام ۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۵۔ سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پھر ان تمام میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل و اشرف اور ان سب کے سردار ہیں۔ یہ کہ جناب حضور حق لے کے آئے اور گزشتہ انبیاء کی تصدیق و تائید فرمائی۔ جن لوگوں نے آنجنابؐ کی تکذیب کی وہ دردناک عذاب کا ذائقہ چکھیں گے اور جو لوگ آنجنابؐ پر ایمان لائے، ان کا احترام اور ان کی نصرت کی اور ساتھ

ساتھ اس نور مقدس، جو آنحضرتؐ کے ساتھ نازل ہوا تھا، کی اتباع بھی کی، تو بس یہی انسان کامیاب ہونے والے اور رستگاری پانے والے ہیں۔

یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ خدائے عز و جل نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے افضل ہو۔ یہ ہستیاں خداوند عالم کو اپنی تمام کائنات سے زیادہ محبوب اور زیادہ محترم ہیں۔ یہی وہ پاک و پاکیزہ ہستیاں ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے (عالم ارواح) خداوند عالم کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا، جب کہ خدا نے تمام نبیوںؑ سے عہد و پیمان لیا اور ان کو اپنے نفوس پر گواہ بنا کر فرمایا تھا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنْفُسِهِمْ ۚ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ [1]

جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انہیں گواہ بنا کر پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا: ہاں (تو ہمارا رب ہے)۔

روز میثاق خداوند کریم نے تمام انبیا (علیہم السلام) پر آنجناب کو مبعوث فرمایا اور خدا نے انہیں وہ سب فضائل و کمالات (اس کے علاوہ بھی) عنایت فرمائے جو دیگر انبیاء کو ان کی معرفت کے مطابق مرحمت فرمائے تھے، کیونکہ ہمارے رسولؐ کی معرفت سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے سب سے پہلے رب العالمین کی ربوبیت کا اقرار کیا۔

ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ خداوند عالم نے تمام کائنات اور موجودات کو محمد و آل محمد علیہم السلام کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔ اگر یہ بزرگوار نہ ہوتے تو خدائے عز و جل زمین و آسمان کو پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ کو۔ آدمؑ و حوا پیدا ہوتے اور نہ فرشتے عالم وجود میں آتے اور نہ کائنات کی کوئی چیز پیدا ہوتی۔

ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق پر حجت ہائے خداوندی بارہ امام (ع) ہیں:

۱۔ الاعراف: ۱۷۲